دعائے نبوی ﷺ کے معجزانہ اثرات کا تحقیقی مطالعہ

Research study of the miraculous effects of the Prophet's prayers

* ڈاکٹر سید نورالحسن ہاشمی : لیکچرار، اسلامک اسٹڈیز، پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

**ڈاکٹر اعجاز علی کھوسو: اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف صوفی ازم اینڈ ماڈرن سائنس، بٹ شاہ

***ڈاکٹر منیر احمد: ہیڈ ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ایجوکیشن، الحمد اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT

A study of Islamic teachings reveals the fact that the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) bestows such blessings on the person whom he looks at or whose words of supplication come out of his blessed tongue. That which cannot be imagined and imagined. Among the miracles that were given to him, prayer is also counted that the prayers he asked for have also had a miraculous effect. Any prayer that came out of the Holy Language of the Prophet (peace be upon him) would be immediately accepted. In the following article, some of the prayers of the Holy Prophet (sws) have been mentioned which have shown miraculous effects.

KeyWords: Islamic teachings, Holy Prophet (sws).

موضوعِ تحقیق کا تعارف

کائنات میں معاشرے کی اجتماعی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سارے انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے۔ ہر پیغمبر کو خاص لوگون کی طرف اللہ تعالیٰ کا ایک مخصوص پیغام دے کر بھیجا گیا۔ ہر نبی کو اپنے منطقی پیغام کے انسانوں تک ابلاغ کے لئے مختلف صلاحیتیں دی جاتی تھیں ان میں سے کچھ عام فہم اور کچھ ہماری عقل سے ماوراصلاحیتیں ہوا کرتی تھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان سے تمام چیزوں کے نام کہلوانا دراصل فرشتوں کو چپ کروانے کے لیے تھا۔ اسی طرح خود نبی اکرم ﷺ کی بارعب شخصیت، ان کے دلائل کی پختگی اور ایک عظیم الشان درجے کے باوجود عاجزی اور حلم کی خصوصیات، عدل وانصاف سے آپ کی والہانہ وابستگی اور شدید ترین مخالفت و مزاحمت کے باوجود دعا دینے کا مزاج ہی تھا

کہ جس نے ایک طرف تو مکہ کے لوگوں کو اپنی پر شکوہ شخصیت کے اثر میں مبتلا کر رکھا تھا وہیں سرمایہ دار طبقات ان کی ذات شریفہ سے سخت بے چینی اور خطرہ محسوس کر رہے تھے۔ یہ تو وہ خصوصیات ہیں کہ جو عام انسانی عقل کے دائرہ میں آتی ہیں اور ہر باشعور انسان کی سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر ایک درجہ انبیاء کا وہ بھی ہے کہ جو عام انسانوں کی عقل سے ماورا ہے۔ یہی صفات اور کچھ خاص صلاحیتیں تمام انبیاء کو ودیعت کی گئیں۔ مثلا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء کا ایک مہیب اژدہا کا روپ دھار لینا، وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالیں تو چاند کی مانند چمکتا، حضرت یونس علیہ السلام کو ایک مچھلی کا اپنے پیٹ میں جگہ دینا اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ اگل دینا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھوں کو بینا کر دینا، کوڑھیوں کو شفا دلوانا، حضور ﷺ کا چاند کو ٹکڑے کر دینا، لعاب دہن سے کھارے پانی کے کنویں کو میٹھا کر دینا، کم کھانے سے نبی اکرم ﷺ کی برکت سے سینکڑوں لوگوں کی بھوک کا بندوبست ہو جانا ایک معجزہ ہی ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات عطا کیے گئے ہمارے نبی اکرم ﷺ کو وہ تمام معجزات بھی عطا کیے گئے اور ان سے زائد بھی۔ بلکہ اگر یوں کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اکرم ﷺ کی پوری ذات گرامی کو ہی معجزہ بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی دعاؤں کا شمار بھی انہی معجزات میں سے ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اُن دعاؤں کو منظر عام پر لایا جائے جن سے معجزات اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر زیر نظر مقالہ تحریر کیا جارہا ہے۔

دعائے نبوی ﷺ اور اس کے معجزانہ اثرات

دینِ اسلام میں دعا کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قرآن و احادیث میں اس کے احکام واضح طور پر موجود ہیں۔ دعا خدا اور بندے کے درمیان سب سے مضبوط اور نزدیکی تعلق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی زندگی مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے بے شمار دعائیں کی ہیں۔ آپ ﷺ کی یہ خاصیت ہے کہ آپ ﷺ کی ساری دعائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درجۂ قبولیت کو پہنچی۔ یہ دعا کبھی تو کسی مسلمان کے حق میں ہوتی اور کبھی کسی غیر مسلم کے بارے میں۔ آپ ﷺ کی کچھ دعائیں ایسی ہیں جن کے معجزات اثرات ظاہر ہوئے۔ ذیل میں ان میں سے چند دعاؤں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

اہلِ اسلام کے بارے میں دعائے نبوی اور اس کے معجزانہ اثرات

ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اولاد اور مالداری کے لیے دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا، وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ۔[1]

"نبی کریم ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا نامی ایک عورت کے یہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی اس کے برتن میں رکھ دو کیونکہ میں تو روزے سے ہوں، پھر آپ نے گھر کے ایک کنارے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرا ایک بچہ لاڈلا بھی تو ہے، اس کے لیے بھی تو دعا فرما دیجئیے، فرمایا کون ہے انہوں نے کہا آپ کا خادم انس رضی اللہ عنہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و بھلائی نہ چھوڑی جس کی ان کے لیے دعا نہ کی ہو۔ آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اس کے لیے برکت عطا کر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا حجاج کے بصرہ آنے تک میری صلبی اولاد میں سے تقریباً ایک سو بیس دفن ہو چکے تھے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے دو دعائیں نکلی تھیں۔ ایک اُن کی اولاد میں برکت کے لیے اور دوسری اُن کی دولت میں برکت کے لیے۔ ان دونوں دعاؤں کے ایسے اثرات ظاہر ہوئے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اولاد بھی بہت زیادہ تھی اور ان کے پاس دولت بھی سب سے زیادہ تھی۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کی تیز رفتاری کے لیے دعا

[1] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب من زار قوما فلم یفطر عندہم، حدیث: ۱۹۸۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر وہ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اسے ڈانٹا تو وہ اتنا تیز ہو گیا کہ سارے قافلے سے آگے نکل گیا۔ اس واقعہ کو مختلف محدثین نے نقل کیا ہے۔ امام نسائی کے الفاظ ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا , ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ , ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ , فَأُزْحِفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَانْتَشَطَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ , فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" يَا جَابِرُ , مَا أَرَى جَمَلَكَ إِلَّا قَدِ انْتَشَطَ" , قُلْتُ: بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ , قَالَ:" بِعْنِيهِ , وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ" , فَبِعْتُهُ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ , فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُهُ بِالتَّعْجِيلِ , فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ , قَالَ:" أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟" , قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا , يَا رَسُولَ اللَّهِ , إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ جَوَارِيَ أَبْكَارًا , فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ , فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا , تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي , وَقَالَ لِي:" ائْتِ أَهْلَكَ عِشَاءً" , فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِي الْجَمَلَ فَلَامَنِي , فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ , فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔[2]

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے سینچائی کرنے والے اونٹ پر بیٹھ کر جہاد کیا، پھر انہوں نے لمبی حدیث بیان کی، پھر ایک چیز کا تذکرہ کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ تھک گیا تو اسے نبی اکرم ﷺ نے ڈانٹا تو وہ تیز ہو گیا یہاں تک کہ سارے لشکر سے آگے نکل گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جابر! تمہارا اونٹ تو لگ رہا ہے کہ بہت تیز ہو گیا ہے، میں نے عرض کیا: آپ کے ذریعہ سے ہونے والی برکت سے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہ اسے، میرے ہاتھ بیچ دو۔ البتہ تم مدینہ پہنچنے تک اس پر سوار ہو سکتے ہو، چنانچہ میں نے اسے بیچ دیا حالانکہ مجھے اس کی سخت ضرورت تھی۔ لیکن مجھے آپ سے شرم آئی۔ جب ہم غزوہ سے فارغ ہوئے اور مدینے کے قریب ہوئے تو میں نے آپ سے جلدی سے آگے جانے کی اجازت مانگی، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ابھی جلد شادی کی ہے، آپ نے فرمایا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، اللہ کے رسول! والد صاحب عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مارے گئے اور انہوں نے کنواری لڑکیاں چھوڑی ہیں، تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں ان کے پاس ان جیسی کنواری لڑکی لے کر آؤں،

[2] النسائی، احمد بن شعیب، السنن، کتاب البیوع، باب البیع یکون فیہ الشرط فیصح البیع والشرط، حدیث: ۴۶۴۲

لہذا میں نے بیوہ سے شادی کی ہے جو انہیں تعلیم و تربیت دے گی، تو آپ نے مجھے اجازت دے دی اور مجھ سے فرمایا کہ اپنی بیوی کے پاس شام کو جانا، جب میں مدینے پہنچا تو میں نے اپنے ماموں کو اونٹ بیچنے کی اطلاع دی، تو انہوں نے مجھے ملامت کی، جب رسول اللہ ﷺ پہنچے تو میں صبح کو اونٹ لے کر آپ کے پاس گیا، تو آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی دے دیا اور مال غنیمت میں سے ایک حصہ سب لوگوں کے برابر دیا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کو نبی اکرم ﷺ نے صرف ڈانٹا تھا تو اتنے سے ہی وہ اتنا تیز رفتار ہو گیا کہ باقی سارے قافلے سے آگے نکل گیا۔

۳۔ بیماروں کے لیے دعا اور اس کے اثرات

نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جتنی بھی دعائیں مریضوں کے لیے بھی فرمائیں وہ بھی ساری قبول ہوئیں۔ ذیل میں چند ایسی دعاؤں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيْدَةً، فَجَائَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَعُوْدُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوْصِي بِثُلُثَي مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوْصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوْصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَه عَلٰى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ يَدَه عَلٰى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَه هِجْرَتَه فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَه عَلٰى كَبِدِي فِيْمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔[3]

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر سخت بیمار پڑ گیا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) تہائی مال کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی (وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا

[3] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المرضیٰ، باب وضع الید علی المریض، حدیث: ۵۳۳۵

دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اُس کے بعد یوں دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفاعطا فرما اور اِس کی ہجرت کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے اب تک جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک مجھے اپنے جگر کے اندر محسوس ہوتی ہے۔"

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نہ صرف تندرست ہو گئے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت بھی مکمل ہوگئی۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔[4]

"میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں لے جاکر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی پیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی (سفید و روشن) تھی۔"

اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جس جس کی صحت کے لیے دعا فرمائی اللہ تعالی نے اس کو فوراً صحت عطا فرمادی۔ محمد بن عمر کہتے ہیں:

شَهِدَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رضى الله عنه الْعَقَبَةَ مَعَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَرُمِيَتْ عَيْنُه يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُه عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً أُحِبُّهَا، وَإِنْ هِيَ رَأَتْ عَيْنِي خَشِيْتُ تَقَذُّرَهَا، فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ بِيَدِهِ، فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ، وَكَانَتْ أَقْوٰى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبِرَ، وَشَهِدَ أَيْضًا الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ مَعَه رَايَةُ بَنِي ظُفَرٍ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ۔[5]

---

[4] القشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ وصفتہ ومحلہ من جسدہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حدیث: ۲۳۴۵

[5] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۱۸۷

"حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے وقت ستر انصار کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے، آپ بدر اور اُحد میں حاضر ہوئے، آپ کی آنکھ غزوۂ اُحد میں تیر کا نشانہ بن گئی تو آپ کے رخسار پر ڈھلک گئی آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں، اگر اس نے میری آنکھ اس حالت میں دیکھ لی تو شاید اسے بری لگے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (باہر نکلی ہوئی آنکھ کو) اس کی جگہ پر اپنے دست مبارک سے رکھ دیا، تو وہ آنکھ اپنی جگہ پر پیوست ہو گئی اور جب آپ بوڑھے ہوئے تو وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں سے زیادہ قوت والی اور زیادہ صحت والی تھی، حضرت قتادہ غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں بھی حاضر ہوئے فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ہاتھ میں بنو ظفر کا پرچم تھا۔"

اس پس منظر سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی دعا کے اثرات فوراً ظاہر ہو جاتے۔ اگر دعا کسی مریض کے صحت یابی کے لے کی جاتی تو وہ مریض فوراً صحت یاب ہو جاتا۔

۴۔ پھلوں میں برکت کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا جب انتقال ہوا تو ان پر بہت زیادہ قرض تھا۔ انہوں نے جو باغ چھوڑا تھا، اس سے اترنے والے پھل اتنے تھے کہ سب کا قرض ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس واقعہ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خود بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ الْيَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ، فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: جُدَّ لَهُ، فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ، فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا، وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ، فَقَالَ: أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا۔[6]

---

[6] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس، حدیث: ۲۳۹۶

"جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تیس وسق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ اس یہودی ابو شحم سے مہلت دینے کی سفارش کریں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کے باغ کے پھل جو بھی ہوں اس قرض کے بدلے میں لے لے۔ جو ان کے والد کے اوپر اس کا ہے، اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ باغ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کرو۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو انہوں نے باغ کی کھجوریں توڑیں اور یہودی کا تیس وسق ادا کر دیا۔ سترہ وسق اس میں سے بچ بھی رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو بھی یہ اطلاع دیں۔ آپ ﷺ اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خبر ابن خطاب کو بھی کر دو۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں تو اسی وقت سمجھ گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ باغ میں چل رہے تھے کہ اس میں ضرور برکت ہوگئی۔"

اس روایت میں اگرچہ کے دعا کا تذکرہ نہیں ہے لیکن دوسری روایات میں دعا کا تذکرہ موجود ہے۔ اسی دعا کا ہی اثر تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کا نہ صرف سارا قرض ادا ہو گیا بلکہ اس سے بھی بچ گیا۔

۵۔ قحط کی دوری سے متعلق دعائے نبوی ﷺ

دورِ رسالت میں ایک دفعہ مدینہ منورہ کا علاقہ قحط کا شکار ہو گیا۔ بارش ہی نہیں ہو رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ قحط کہ نام و نشان ہی ختم ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَصاب أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ.وَفِي رِوَايَةٍ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ.وَفِي رِوَايَةٍ: وَانْقَطَعَتِ

السُّبُلُوَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلاَّ تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ حتَّى سَالَ الْوَادِي قَنَاةُ، شَهْرًا.[7]

"حضور ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آئندہ جمعہ وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس بارش کو روک لے۔ تو آپ ﷺ اس شخص کی بات سن کر مسکرا پڑے اور اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔" تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بارش رک گئی۔ درخت سوکھ گئے اور جانور ہلاک ہوگئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ کثرتِ بارش کے سبب لوگوں نے عرض کیا: راستے منقطع ہوگئے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جس سمت میں ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے بادل پھٹ کر اسی طرف چلا جاتا تھا، بالآخر چاروں طرف بارش ہوتی رہی اور مدینہ درمیان میں ٹکی کی طرح رہ گیا اور ایک ماہ تک قنات نامی نالہ بہتا رہا۔"

یہ پسِ منظر اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ مدینہ منورہ میں بارش ہونے اور اسے یہاں سے دور جانے سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی دعا فوراً قبول ہوئی۔ اس دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کا قحط بھی ختم ہو گیا اور جانور وغیرہ ہلاک ہونے سے بھی بچ گئے۔

٦۔ کھانے میں برکت کی دعا

---

[7] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: ۳۳۸۹

حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی، حضور ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی تو تھوڑا سا کھانا تنے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھالیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَأَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔[8]

"حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی او اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیا اور اس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے بدن پر باندھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ میں جو گیا تو آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کچھ کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا

---

8 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۸

جی ہاں، جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے، ان سب سے آپ نے فرمایا کہ چلو اٹھو، آپ تشریف لانے لگے اور میں آپ کے آگے آگے لپک رہا تھا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں خبر دی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے، ام سلیم! نبی کریم ﷺ تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جاسکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ہم فکر کیوں کریں؟ خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے ملے۔ اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر نبی کریم ﷺ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا، اور اس طرح سالن ہو گیا، آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلالو، انہوں نے ایسا ہی کیا، ان سب نے روٹی پیٹ بھر کر کھائی اور جب یہ لوگ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو۔ چنانچہ دس آدمیوں کو بلایا گیا، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا، جب یہ لوگ باہر گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلالو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ جب وہ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔ اس طرح سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔"

یہ پسِ منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جس مسلمان کے لیے جس مقصد کے لیے بھی دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو فوراً قبولیت کا درجہ عطا فرمایا۔

غیر مسلموں کے بارے میں دعائے نبوی اور اس کے معجزانہ اثرات

نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نہ صرف مسلمانوں کے لیے رحمت تھے بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی رحمت بن کر تشریف لائے تھے۔ کئی مقامات پر آپ ﷺ نے غیر مسلموں کے لیے دعا فرمائی۔ کبھی تو یہ دعائے رحمت ہوتی اور کبھی یہ دعائے ضرار ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ نے جب اہل مکہ کی نافرمانیوں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کے قریبی قبیلوں کو اسلام کی دعوت دینے کا ارادہ فرمایا۔ اسی ارادے کی تکمیل کے لیے آپ ﷺ نے طائف کا سفر فرمایا۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ پر بہت زیادہ ظلم ڈھائے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

أَنَّهَا قَالَتْ: لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟، قَالَ:" لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ، وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ، فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔[9]

"انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ تمہاری قوم قریش کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا یہ وہ موقع تھا جب میں نے طائف کے سردار کنانہ بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن اس نے اسلام کو قبول نہیں کیا اور میری دعوت کو رد کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا، تب مجھ کو کچھ ہوش آیا، میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام اس میں موجود ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی سن چکا۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی، آپ جو چاہیں اس کا مجھے حکم فرمائیں اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔ "

---

9 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ماتقدم من ذنبہ، حدیث:۳۲۳۱

جنگ بدر میں نبی اکرم ﷺ نے جنگ شروع ہونے سے پہلے کفار کے لیے دعاء ضرر فرمائی۔ آپ ﷺ نے اُن کے گرنے کی جگہیں بھی بتلا دیں۔ جنگ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ جہاں جہاں حضور ﷺ نے نشانات لگائے تھے وہیں وہیں مقررہ بندے کی موت واقع ہوئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ، فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ، فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ :سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: " إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ، يَقُولُ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟، قَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔[10]

" ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: تم چاند نہیں دیکھتے، دیکھو یہ چاند ہے، ان کو دکھلائی نہ دیا، وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا جب ذرا روشن ہو گا اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا، پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ ہم کو کل کے دن یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے" :اللہ چاہے تو کل کے دن فلاں یہاں گرے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا، جو حدیں آپ ﷺ نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ ﷺ نے بیان کر دیا تھا۔ پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک دوسرے کے اوپر۔ رسول اللہ ﷺ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے، پھر پکارا کہ اے فلاں، فلاں کے بیٹے! اے فلاں، فلاں کے بیٹے! جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے

---

[10] القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار علیہ واثبات عذاب القبر والتعوذ منہ، حدیث: ۷۲۲۲

پایا اور اس کا عذاب دیکھا میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا کہ تمہاری فتح ہو گی اور کافر مارے جائیں گے۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ ان سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ کیا سنیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ "

نبی اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں سراقہ بن مالک نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ اس کے لیے آپ ﷺ نے دعائے ضرار فرمائی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ۔[11]

"جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے بد دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اس نے عرض کیا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپ کا کوئی نقصان نہیں کروں گا، آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ (اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا) رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ راستے میں پیاس معلوم ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گزرا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں ریوڑ کی ایک بکری کا تھوڑا سا دودھ دوہا، وہ دودھ میں نے آپ کی خدمت میں لا کر پیش کیا جسے آپ نے نوش فرمایا کہ مجھے خوشی حاصل ہوئی۔"

اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جس کافر کے لیے بھی دعا فرمائی وہ فوراً قبولیت کے درجہ پر فائز ہو گئی۔ اگر آپ ﷺ نے کسی کی ہدایت کے لیے دعا فرمائی تو اسے ہدایت مل گئی اور اگر کسی کے لیے دعا ضرر فرمائی وہ بھی فوراً قبول ہوئی۔

خلاصہ بحث

11 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی ﷺ واصحابہ الی المدینۃ، حدیث: ۳۹۰۸

اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جس انسان پر نگاہ ڈال دیتے ہیں یا جس کے حق میں دعائیہ کلمات آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکل جاتے ہیں تو اس کی زندگی میں باری تعالیٰ ایسی برکتوں کو نازل فرماتے ہیں کہ جس کا وہم و گمان اور تصور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ کو جو معجزات عطا کیے گئے تھے اُن میں دعا کا بھی شمار ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی مانگی ہوئی دعاؤں میں بھی معجزانہ تاثیر پائی ہے۔ آپ ﷺ کی زبان اقدس سے جو بھی دعا نکلتی وہ فوراً درجہ قبولیت اختیار کر جاتی۔ زیر نظر مقالہ میں نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے چند ایسی دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کے معجزانہ اثرات ظاہر ہوئے۔